السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک سائل نے یہ سوال پوچھا ہے کہ قبیلی اور خضیری کے کیا معنی ہیں اوان کی آپس میں شادی کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ ایک جزئی مسئلہ ہے جو لوگوں میں معروف ہے قبیلی سے مرادوہ شخص ہے جو کسی معروف قبیلہ کی طرف سے منسوب ہو جیسے قحطانی ، سبیعی، تمیمی، قریشی اور ہاشمی وغیرہ ۔ ان کو قبیلی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے کہ یہ اپنے اپنے قبیلہ کی طرف منسوب ہیں اور خضیری علاقہ نجد کے لوگوں کی اصطلاح ہے کہ نجد کے علاوہ کسی اور جگہ یہ اصطلاح استعمال نہیں ہوتی اور اس سے مرادوہ شخص ہے جو کسی مخصوص قبیلہ کی طرف منسوب نہ ہو یعنی عربی تو ہو لیکن اس کا کوئی معروف قبیلہ نہ ہو اور وہ قحطانی ، تمیمی ، یا قریشی کی طرح اپنے قبیلے کی طرف منسوب نہ ہو یعنی وہ عربی ہو، اس کی زبان بھی عربی ہو، عربوں ہی میں پلا بڑھا ہوا اگر معروف ہوا اور اس کی جماعت بھی معروف ہو۔

عربوں کے عف میں مولیٰ اس شخص کو کہتے ہیں جو اصل میں مملوک غلام ہو مگر اسے آزاد کردیا گیا ہو، مولیٰ کی جمع موالی ہے ۔ وہ عجمی وہ ہیں جو عربوں کی طرف منسوب نہ ہوں یعنی ان کا تعلق عجمی خاندانوں سے ہو عربی خاندانوں سے نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے دین کے مطابق ان مختلف لوگوں کے بارے میں حکم یہ ہے کہ تقویٰ کے بغیر ان میں سے کسی کو کسی پر کوئی فضلیت حاصل نہیں ہے خواہ کوئی قبیلی ہو یا خضیری ، مولیٰ ہو یا عجمی یہ سب کے سب برابر ہیں ان میں سے کسی کو کسی پر بجز تقویٰ کے کوئی فضلیت حاصل نہیں جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

(ألالا فضل لعربي علی أعجمي ولا لعجمي علی عربي ولا لأحمر علی أسود ولا أسود علی أحمر إلا بالتوی)) (مسند احمد)

''کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر تقویٰ کے بغیر کوئی فضلیت حاصل نہیں ہے اور کسی سرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سرخ پر تقویٰ کے بغیر کوئی فضلیت حاصل نہیں ہے۔''

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ بھی ہے۔

يَـٰٓأَيُّهَا النّاسُ إِنّا خَلَقنـٰكُم مِن ذَكَرٍ وَأُنثىٰ وَجَعَلنـٰكُم شُعوبًا وَقَبائِلَ لِتَعارَفوا ۚ إِنَّ أَكرَمَكُم عِندَ اللَّهِ أَتقىٰكُم ۚ إِنَّ اللَّهَ عَليمٌ خَبيرٌ ١٣ ... سورة الحجرات

''لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر سکو اور اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔''

قدم زمانہ سے عربوں میں یہ عادت رہی ہے کہ وہ اپنی بیٹیوں کے رشتے صرف انہی لوگوں کو دیتے تھے جن کا تعلق ایسے قبائل سے ہوتا جنہیں وہ جانتے تھے اور اس شخص کو وہ رشتہ نہیں دیتے تھے جس کا کسی قبیلے سے تعلق نہ ہوتا تھا اور یہ عادت اب تک عربوں میں باقی ہے۔

بعض لوگ چشم پوشی سے کام لیتے ہیں اور وہ خضیری، مولیٰ اور عجمی کو بھی رشتہ دے دیتے ہیں چنانچہ خود نبی ﷺ نے اپنے آزاد کردہ غلام اسامہ بن زید بن حارثہؓ کی شادی فاطمہ بنت قیسؓ سے کردی تھی جو کہ قریشی ہیں اسی طرح ابو حذیفہ بن عتبہؓ کی بھی شادی قرشی خاندان میں ہوئی تھی اور اس بات کی کوئی پرواہ نہکی گئی کہ وہ آزاد کردہ غلام ہیں صحابہ کرامؓ اور ان کے بعد کے زمانہ سے اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں لیکن اس کے بعد خصوصاً نجد اور بعض دیگر علاقوں میں لوگوں نے غیر عربوں کو رشتے دینے ترک کردیئے اور اس بارے میں بہت تشدد سے کام لینا شروع کردیا جیسا کہ ان کے آباؤ اسلاف سے اور اس کی روایت چلی آرہی ہے اور بعض اس بات سے بھی ڈرتے ہیں کہ ان کے قبیلے کے لوگ انہیں اس طرح کی باتیں کرکے ایذا پہنچائیں گے کہ تم نے فلاں شخص کو کیوں رشتہ دیا ہے اور اس سے قبیلہ میں کشیدگی پیدا ہو جاتی ہے انساب میں اختلاط آجاتا ہے اور کئی دیگر خرابیاں بھی پیدا ہوتی ہیں لہذا وہ اس طرح کے کئی عذر پیش کرتے ہیں جو بسا اوقات صحیح بھی ہوتے ہیں لیکن اس سلسلہ میں اہم بات یہ ہے کہ مصاہرت کے لئے انتخاب کا معیار دین واخلاق ہونا چاہیے اگر دین واخلاق موجود ہے تو پھر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ عربی ہے یا عجمی، آزاد کردہ غلام ہے یا خضیری یا کچھ اور اور اساس اور بنیاد دین واخلاق ہونا چاہیے اور اگر بعض لوگوں کی رغبت اس میں ہو کہ وہ صرف اپنے قبیلہ ہی میں رشتہ دیں گے تو ہمارے علم کے مطابق اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص186